رشتوں اور عورت کا تقدس

رشتوں کے تقدس کے حوالے سے عورتوں کو نکاح کیلئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری عورتوں کو صرف اس شرط پر حلال قرار دیا ہے کہ عورت کے تقدس اور احترام کو قائم و دائم رکھنا ہے۔ ارشاد فرمایا

وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ

''اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں تمہارے لئے حلال ہیں

أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَٰلِكُم

کہ اموال کے ساتھ ان حلال عورتوں کی جستجو کرو

مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ

محفوظ حصار (نکاح) میں لانے والوں کی طرح نہ کہ (ان کے غیر) آزاد شہوت رانی کرنے والوں کی طرح''۔ (حوالہ النساء۔۲۴)

''مُحْصِنِيْنَ''۔اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔''مُسَافِحِيْنَ''۔اسم فاعل جمع مذکر منصوب۔

مردوں کو عورتوں کی جستجو کیوں ہوتی ہے؟

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ

''لوگوں کیلئے مرغوب اور پسندیدہ چیزوں کی محبت خوشنما بنائی گئی ہے، عورتوں میں سے'' (حوالہ آلِ عمران۔۱۴)۔

مردوں میں عورتوں کیلئے حُب ہے۔ حُب قربت کی طالب ہے۔ اور کسی کی بھی قربت پانے کیلئے جستجو رمحنت کرنی پڑتی ہے۔ عورت سے قربت کی خواہش محبت کے ارفع جذبے کی تسکین کیلئے ہے لیکن زیرناف کی بھوک اور ہوس کو مٹانے اور تسکین کیلئے بھی عورت کی قربت کی حاجت ہوتی ہے۔ اہل ایمان مردوں کو عورت کی جستجو کرتے وقت کس سوچ، نظریئے کا حامل ہونا چاہئے؟ بتایا مُحْصِنِيْنَ۔ اس لفظ کا مادہ ''ح ص ن'' ہے اور اس کے بنیادی معنی کسی چیز کی حفاظت کرنا، اسے محفوظ رکھنا ہیں (تُحْصِنُوْنَ حوالہ یوسف ۴۸، تُحْصِنَكُمْ حوالہ الانبیاء۔۸۰، أَحْصَنَتْ حوالہ الانبیاء ۹۱ اور التحریم۔۱۲)۔ جگہ کا محفوظ ہونا کہ اس تک رسائی نہ ہو سکے، قلعہ (حُصُوْنُهُمْ، قُرًى مُّحَصَّنَةٍ حوالہ سورۃ الحشر ۲، ۱۴)۔ نکاح کے قلعے میں محفوظ ہوئی عورتوں کیلئے الْمُحْصَنٰتُ استعمال ہوا ہے چاہے اپنے معاشرے کی آزاد شہری

ہو یا غلام یا جنگی قیدی عورت ہو۔ موتی کو بھی کہتے ہیں کہ وہ سیپ میں محفوظ ہوتا ہے۔عورت کی جستجو اس لئے کرنی ہے کہ اسے سیپ کا موتی بنانا ہے۔اس کے عزت ووقار، تقدس میں اضافہ کرنا ہے۔

بعض مرد زیر ناف کی بھوک اور ہوس کو مٹانے اور تسکین کیلئے بھی اپنے اموال کے ذریعے عورت کی قربت پانے کی جستجو کرتے ہیں۔ یہ لوگ مُسَـٰفِحِينَ ہوتے ہیں۔ اس لفظ کا مادہ ''س ف ح'' ہے۔ اس کے معنی پانی انڈیلنا، بہانا، بیہودہ اور بغیر سوچے سمجھے کام کرنا ہیں۔''دَمًا مَّسۡفُوحًا بہتا خون''۔ اموال کے ذریعے اگر عورت کی جستجو اس مقصد سے کی جائے کہ اس سے ''مخصوص استفادہ'' حاصل کرنا ہے تو اس کی حقیقت، اصلیت، نوعیت اور مقصود پانی بہانے، انڈیلنے ہی کے مترادف ہوتی ہے۔ اس مقصد کیلئے عورت کسی کیلئے بھی حلال نہیں۔

أَن تَبۡتَغُواْ بِأَمۡوَٰلِكُم

کہ مال ودولت کے ساتھ ان حلال عورتوں کی جستجو کرو

مُّحۡصِنِينَ غَيۡرَ مُسَـٰفِحِينَ

محفوظ حصار (نکاح) میں لانے والوں کی طرح نہ کہ (ان کے غیر) شہوت رانی کرنے والوں کی طرح''۔ (حوالہ النساء۔۲۴)

اہل ایمان کیلئے چونکہ عورتیں مُسَـٰفِحِينَ کے انداز میں حلال نہیں ہیں اس لئے اسلامی معاشرے میں عورتوں کو عصمت دری اور مردوں کی جنسی بھوک کو مٹانے کیلئے بیچنا اور خریدنا، مستقل طور پر یا کچھ وقت کیلئے، رکھیل بنانا سنگین جرم ہے۔

فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذۡنِ أَهۡلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِ مُحۡصَنَـٰتٍ غَيۡرَ مُسَـٰفِحَـٰتٍ

''اس لئے ان ملازم عورتوں کے ساتھ نکاح کرلو ان کے گھر والوں کی اجازت سے۔ اور خاندانی عورتوں سے نکاح کے انداز میں معروف طریقہ سے ان کی اجرت (مہر) ادا کرو نہ کہ شہوت رانی کرنے والیوں کے طور طریقے پر۔

وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخۡدَانٍ

اور نہ ہی اس انداز میں اجرت دو جیسے چوری چھپے آشنا ریار بنانے والیوں کو'' (حوالہ النساء۔۲۵)۔

اللہ تعالیٰ نے نکاح کیلئے اہل ایمان کی آزاد خاندانی عورتوں کے علاوہ اہل کتاب کی عورتوں کو بھی حلال قرار دیا ہے:

وَٱلۡمُحۡصَنَـٰتُ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَـٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ (حوالہ المائدہ۔۵)

''اور ان لوگوں کی خاندانی آزاد عورتیں (غلام نہیں) جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی تمہارے (نکاح کے) لئے حلال کی جاتی ہیں''

اوراہل کتاب کی الْمُحْصَنٰتُ کے حلال ہونے کی شرط کیا ہے؟

إِذَآ ءَاتَيۡتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحۡصِنِينَ غَيۡرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِيٓ أَخۡدَانٍۗ

''جب تم نے ان عورتوں کو ان کی اجرتیں دیں محفوظ حصار (نکاح) میں لانے والوں کی طرح

نہ کہ (ان کے غیر) شہوت رانی کرنے والوں کی طرح اور نہ چوری چھپے آشنا ریار بنانے والوں کی طرح'' (حوالہ المائدہ۔۵)

إِذَآ ''اچانک'' اور 'پس' کے معنوں میں آتا ہے اور شرط کے مفہوم کے ساتھ 'جب' کے معنوں میں زمانہ ماضی اور مستقبل دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔اس سے غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ اہل ایمان اور اہل کتاب کی محصنات (خاندانی عورتیں) جبھی حلال ہیں اگر شرائط کو پورا کیا جائے۔حرام قرار دی گئی کے علاوہ اپنے مال و دولت کے ساتھ جستجو کرنے کیلئے دوسری عورتوں کو حلال قرار دیا گیا۔عورتوں کے حلال ہونے کا تعین عورت کو مال و دولت دینے کا انداز کرے گا۔اہل ایمان ،اہل کتاب اور غلام ملازم عورت صرف اس وقت حلال ہو گی اگر اس کی اجرت کے طور پر مال و دولت کو ان مردوں کے انداز میں دیا گیا ہے جو عورت کو نکاح کے محفوظ حصار میں لینے کیلئے بطور مہر، عطیہ دیتے ہیں۔مال و دولت کے ساتھ کسی عورت کی شہوت رانی ، پانی انڈیلنے کے مقصد کیلئے جستجو حلال نہیں ہے اگر انہیں اجرت رمعاوضہ ان لوگوں کی طرح دینا ہے جو شہوت رانی اور چوری چھپے یارانے کرنے والوں کو وطیرہ ہے۔اور اس مقصد کیلئے اجرت ان عورتوں کو دی جاتی ہے جو شہوت رانی اور چھپ چھپا کر یارانے کرنے والیاں ہیں۔

''مُسَٰفِحَٰتٍ'' اسم فاعل جمع مؤنث ،شہوت رانی کرنے والیاں

''مُتَّخِذَٰتِ'' اسم فاعل جمع مؤنث ، بنانے والیاں۔''مُتَّخِذِيٓ'' اسم فاعل جمع مذکر۔ بنانے والے

''أَخۡدَانٍ'' چھپے یار، چھپے آشنا۔مذکر ،مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

عورت کی جستجو کے انداز کے متعلق ان دولفظوں مُّحۡصِنِينَ غَيۡرَ مُسَٰفِحِينَ میں سمویا ہوا تقدس اس خیال کی نفی کرتے ہیں کہ ''عارضی نکاح'' نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے جس میں ایک مخصوص سوچ ،مقصد ،ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایک مختصر، طے شدہ معینہ مدت (چند گھنٹوں ، دنوں ،ہفتوں) کیلئے ایک مرد اور عورت لین دین کی شرائط طے کرکے باہمی رضامندی سے اپنے آپ کو ایک دوسرے کیلئے حلال سمجھ سکتے ہیں۔ اگر طلب اچھی چیز کیلئے اور اچھے انداز میں ہو تو یہ کوشش محمود ہو جاتی ہے ورنہ مذموم۔اموال کے ذریعے عورتوں کو محصنات بنانے کی غرض سے ان کی رضامندی کی جستجو کرنا محمود اور اموال کے ذریعے عورتوں کو مُسَٰفِحَات (رکھیل ،شہوت رانی کرنے والیاں) بنانے کی کوشش ایک مذموم فعل ہے۔ بیان کردہ عورتوں کو نکاح کیلئے حلال صرف اس صورت

میں قرار دیا گیا ہے اگر مقصود انہیں ''مــحــصــنــات '' (قلعے، حفاظت میں لی ہوئی عورت) بنانا ہو یعنی گھر آباد کرنا ہو۔ عورت کو بیوی (زوج) بنانے کا منتہائے مقصود بھی یہی بتایا گیا ہے لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ''تاکہ وہ اس میں سکون پائے'' (حوالہ الاعراف۔۱۸۹)

سورۃ النساء میں مختلف صورتوں میں نکاح کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انسان پر بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ اسے کمزور پیدا کیا ہے۔ کمزور انسان اپنے لئے مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ سے بات کو کھول کر بیان کر دینے کے بعد بھی قرآنِ مجید سے حجت اور راستے نہ نکالتا رہے وَلَا مُتَّخِذِيٓ أَخْدَانٍ کی پابندی لگا کر کمزور تر انسان کیلئے بعید از قیاس قسم کے گمان کی بھی گنجائش نہیں رہنے دی کہ گھر آباد اور محفوظ کرنے کے علاوہ بھی کسی اور مقصد کیلئے عورتوں کو حلال سمجھا جا سکتا ہے۔ أَخْــدَانٍ کا مادہ ''خ د ن'' اور جناب راغب نے لکھا ہے کہ بیشتر یہ ایسے ساتھی کیلئے بولا جاتا ہے جو جنسی شہوت کی وجہ سے کسی کے ساتھ (خاندان سے خفیہ، رکھیل) رہے یعنی چوری چھپے کی آشنائی۔

عورتیں، چاہے کوئی بھی ہوں، اس وقت تک حلال نہیں ہوتیں جب تک نکاح کے ذریعے انہیں '' مُحْصَنَٰتٍ '' نہ بنایا جائے اور ایسی عورتیں '' مُسَٰفِحَٰتٍ '' کی غیر ہیں۔ یہ عورت کا احترام اور تقدس ہے کہ انہیں ہر صورت میں محفوظ بنایا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے اور مردوں کو منع کیا کہ اموال کے ذریعے یہ مقصد نہ ہو وَلَا مُتَّخِذِيٓ أَخْدَانٍ ''اور نہ چوری چھپے آشنائی اور یارانے بنانے والوں کی طرح''۔ اور آخر میں تنبیہ فرمائی

وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ

''اور جو (ان تقاضوں، بندشوں کا) انکار کرتا ہے ایمان کے ساتھ تو اس کا یہ عمل (ایمان لانا) اکارت گیا

وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ۝

اور یہ ایک شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا'' (حوالہ المائدہ۔۵)۔

المائدہ کی اس آیت میں کھانے پینے کی اشیاء اور عورتوں کو حلال کرنے کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ مومن اور اہل کتاب کی عورتوں کو بیان کردہ قیود کے ساتھ حلال قرار دیا گیا جس سے واضح ہے کہ ان قیود کو توڑنے والے اہل ایمان کو خسارہ پانے کے بارے میں تنبیہ کی جا رہی ہے۔ قرآنِ مجید کو دھیان سے پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عورت کے تقدس کو پامال کرنا ایک دن بہت مہنگا پڑے گا۔ آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ کو بھی جنت میں مکمل کھانے پینے کی اجازت دیتے ہوئے ایک درخت کے قریب جانے کی بندش لگائی گئی تھی۔ اور

جب انہوں نے شیطان کی جانب سے بہکائے جانے پر بندش کو توڑا تو ان کے جسم ننگے ہو گئے جنہیں انہوں نے ڈھانپ لیا اور الاعراف کی آیت ۲۳ میں بیان یہ دعا کی

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾

وہ بولے ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہوں گے''۔

دین اسلام محض تسبیح کرنے، نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی ''عادت'' (procedural memory) کا نام نہیں۔ شکم، زیر ناف اور سینے کی بھوک اور خواہشوں کی بتائے ہوئے انداز میں تسکین کرنے اور بھوک کے ان تینوں مراکز پر لگائی گئی بندشوں اور قدغنوں کے احترام کا نام بھی ہے۔

حَبِطَ کا مادہ ''ح ب ط'' ہے اور زخم کے اس نشان کو کہتے ہیں جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد رہ جائے۔ الحُبَاطُ مویشیوں کی ایک بیماری ہے جس میں ان کا پیٹ ابھر جاتا ہے اور وہ مر جاتے ہیں۔ بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ وہ بہت فربہ ہے لیکن درحقیقت یہ فربہی نہیں بلکہ اس کی ہلاکت کی علامت ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان بہت سے ایسے کام کرتا ہے اور وہ ان سے بڑے خوشگوار نتائج کی توقع رکھتا ہے لیکن درحقیقت وہ اس کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں۔ قرآنِ مجید اسے حبط اعمال سے تعبیر کرتا ہے۔ ابن فارس نے کہا ہے کہ اس مادہ کے بنیادی معنی نہ صرف باطل ہونے کے ہیں بلکہ اس کے ساتھ الم و تکلیف کے بھی ہیں۔ یعنی اعمال کا محض رائیگاں جانا ہی نہیں بلکہ ان کا الم و تکلیف کا موجب بن جانا بھی ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں کافروں کے حوالے سے جب بھی حَبِطَ کی بات ہوئی ہے تو صیغہ جمع کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کے تمام اعمال جب کہ زیر مطالعہ آیت میں ایک عمل کا ذکر ہے۔

اہل ایمان کے قلب و نگاہ میں عورت کا تصور، حیثیت اور مقام و مرتبہ صرف اور صرف پیکر وفا و عفت وحیا کا ہونا چاہئے۔ یہ میرا خیال نہیں اور میری حیثیت بھی نہیں کہ دوسروں کو وعظ کر سکوں۔ یہ رب العالمین کا فرمان ہے۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ

''اور اللہ ایمان لانے والوں کیلئے اس خاتون کی مثال دیتا ہے جو فرعون کی بیوی تھی'' (حوالہ التحریم۔۱۱)۔ فرعون کی بیوی کو ہمارا اسلام ہو

وَمَرْيَمَ ٱبْنَتَ عِمْرَٰنَ ٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

'اور (اللہ ایمان والوں کیلئے مثال دیتا ہے سیدہ) مریم صدیقہ بنت عمران کی جس نے اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کی' (حوالہ التحریم۔۱۲)

پیکر عفت وحیا کی نمائندہ سیدہ مریم صدیقہ کو جھکی نگاہوں کے ساتھ ہمارا اسلام ہو۔